نبی آخرالزماںؐ اور قرآن

علامۂ ہندی آیۃ اللہ سید احمد نقوی طاب ثراہ

جس وقت قومیں اپنی طبع زاد باتوں کو شریعت میں داخل کردیں، کفر و الحاد اختیار کریں، کتاب خدا کو بگاڑ دیں، اس میں اپنی طرف سے کم و زائد کردیں، روحانیت کو چھوڑ کر صرف مادیت کی پرستار بن جائیں، کتاب الٰہی دنیا میں اصل حالت میں موجود نہ رہے، اس وقت خدا نبی و رسولؐ کو بھیجتا ہے، تاکہ وہ نبی خدا کی طرف قوم کو بلائے اور کتاب خدا پیش کرے۔

اسی لئے موسیٰؑ نبی توریت لے کر آئے، اور ایسے ہی وقت پر داؤدؑ نبی زبور لے کر آئے، اور ایسے ہی وقت پر عیسیٰؑ نبی انجیل لے کر آئے اور ایسے ہی وقت پر محمدؐ نبی قرآن لے کر آئے، جو تیرہ سو سال سے بے کمی و زیادتی موجود ہے، اور قرآنی دعوے کے مطابق خدا اس کا قیامت تک کے لئے حافظ ہے۔ یہی اس کا معجزہ ہے اس لئے محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں، نہ اب کسی نبی کے آنے کی ضرورت ہے، نہ کسی الٰہی کتاب کے آنے کی ضرورت ہے۔

دنیا سب گمراہ ہوجائے۔ جب تک قرآن مجید عالم میں موجود ہے کسی نبی کی ضرورت نہ ہوگی۔ نہ ظلی نہ بُروزی۔ وہ قرآن سے علٰحدہ کون سی نئی بات بتادے گا۔

نبی کی شناخت یہ ہے کہ ''خدا نے بنی آدم پر اگر رسول (کبھی) بھیجے انھیں میں سے تو وہ خدائی نشانیوں کو قوموں پر پیش کریں گے۔ جو پرہیزگار بنے گا اور اپنی اصلاح کرلے گا، ان کے لئے نہ خوف ہوگا نہ غم، اور جنھوں نے خدائی نشانیوں کو جھٹلایا، اور تکبر کیا، وہ لوگ جہنم والے ہیں، اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ (سورۂ اعراف)

خدائی نشانی لانے کے لئے ضرورت رسول کی ہوتی ہے رسول خدائی نشانی قرآن لاچکا اور وہ موجود ہے پھر رسول جدید کے آنے کی ضرورت کیا ہے۔ خود خدا اسی آیت کے ذریعہ سلسلۂ نبوت کو ختم کرتا ہے۔ جب تک قرآن کا دنیا میں وجود ہے اس وقت تک کے لئے نہ نبی آئے گا نہ کوئی کتاب آئے گی۔

حضرت عیسیٰؑ کے بعد دنیا ظلم و تشدد، جبر و استبداد و جہالت و ضلالت پر اُتر آئی تھی۔ کشت و کشاد، خوں ریزی جنگ و جدال سے عالم کا امن و امان معدوم تھا، بداعمالی و بداخلاقی جرائم و فسق و فجور کا دور دورہ تھا۔ خدائی نشانی جو جناب مسیح لے کر آئے تھے، انجیل تھی، جس کو وہ خود پیش کرتے تھے، اس کو تلف کرکے چار حواریوں کے نام سے چار انجیلیں پیش ہوئیں اور ان میں بھی تحریفیں ہوتی رہیں اگر اصلی انجیل موجود ہوتی تو پھر بعثت نبی آخرالزماں کی ضرورت نہ ہوتی۔ اصلی کتاب اللہ نہ رہی، اس لئے ایک نبی اور نئی کتاب کی ضرورت ہوئی۔

محمد مصطفیٰؐ قرآن مجید لے کر تشریف لائے اور اصل ہادی قرآن مجید موجود ہے اور جب تک دنیا کے پردے پر قرآن رہے گا، کوئی نبی نہ آئے گا۔ آنے والے کل انبیاء ملکی فتوحات قیصریت وکسراویت کے پرچار کے لئے نہ آئے تھے بلکہ خالص روحانیت واخلاق کے لئے۔

اب خواہ مخواہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نبی عربی اس ظلمت کدہ میں فتنہ وفساد کی تائید کے لئے آئے تھے؟ قرآن مجید امن سوزی اور جنگجوئی کے لئے آیا تھا یا صلح وآشتی، رفع فساد، قیام امن وامان کی غرض سے۔ انجیل متی کا تسلی دینے والا بعد مسیح تو وہی ہوسکتا ہے جو دنیا میں امن وامان قائم کرے۔ تسلی واطمینان ووحدت انسانی کا باعث ہو۔ رسولی زندگی کو دیکھو قرآنی آئین کو غور سے پڑھو، جو کام سب نبیوں کا تھا وہی تو رسولؐ کا تھا۔

لیکن رسولؐ کی وفات کے بعد نام نہاد اسلام نے وہی تو کیا جو دنیا میں رسولؐ کے بیشتر صدیوں سے اُدھم مچا ہوا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مورخین ومحققین مسیحی نے فیصلہ کرلیا کہ اسلام تلوار کا مذہب ہے، اسلام تشدد وظلم کا مذہب ہے۔ انھوں نے مسلمانوں کے غلط رویہ سے یہ رائے قائم کرلی۔ لیکن قرآن جو نبیؐ کی اصلی کتاب ہے اس کو غور سے نہ دیکھا۔ سیرت رسولؐ کو نہ دیکھا ''مسٹر متھو آرنالڈ'' نے ''کاونٹ گوبینو'' کی کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''اسلام رحم وہمدردی کا مذہب نہیں ہے۔ کوئی شخص اس کا ادعا نہیں کرسکتا کہ اسلام کے محاسن میں نرم دلی، بردباری، قربانی بھی داخل ہیں۔

اسلام جس قدر آگے بڑھتا گیا، اس کی تنگ خیالی پر مبنی جو نقائص تھے وہ روز بروز زاید وواضح ہوتے گئے، اس کی خوفناک ہیبتنا کی اور عسکریت میں برابر اضافہ ہوتا گیا اور اس کی نرم مزاجی میں کمی ہوتی گئی۔''

بے شک رسولؐ کی آنکھ بند ہوتے ہی قیصریت وکسراویت نے اسلام حقیقی کو مسخ کردیا۔ بدقسمتی سے رسولؐ کے بعد جن ہاتھوں سے اسلام کے نام سے اسلام کو شہرت ہوئی، اُن کا خاکہ تو وہی ہے جو محققین یورپ کے پیش نظر ہے۔ اسلام کا حقیقی حافظ ونگہبان تو وہی تھا جو خلافت سے محروم گوشہ نشین تھا اور نہایت خاموشی سے رسولی مشن چلا رہا تھا۔ یعنی علیؑ واولادِ علیؑ۔ امن وتسلی واطمینان ووحدت انسانی کے یہ دیوتا کس طرح سے ظلم وتشدد ومصائب کی چتا پر قربان ہوگئے۔ سلف سے کسی مذہب اور قوم نے اتنی قربانیاں نہیں پیش کیں جو علیؑ وخاندان علیؑ نے پیش کیں۔ اور اس وقت عالم خود دیکھ لے گا کہ اسلام کا ہیرو درحقیقت کون تھا، اور سچا اسلام کیا تھا؟

فرائض نبوت

تمام انبیاء ہمیشہ قوموں کے انتہائی تنزل وپستی اخلاق کے وقت آئے۔ اخلاقی بداعمالیوں، روحانی گندگیوں کے مٹانے کی غرض سے، نہ کہ ملک گیری وفتوحات کے لئے۔ ہمارے رسول کی ضرورت بھی یہی تھی۔ قرآن مجید میں ہے، ''وہ خدا ہی تو ہے جس نے ان پڑھ عربوں میں انھیں میں

سے ایک رسول بھیجا تا کہ لوگوں کو خدا کی نشانیاں دکھائے اوران کو پاک کرے، اورقرآن وحکمت کی تعلیم دے۔ (سورہ جمعہ) اورخود رسولؐ نے فرمایا: میری بعثت کی غرض مکارم اخلاق کی تعلیم وتکمیل ہے۔ (حدیث) نتیجہ صاف واضح ہے کہ رسولؐ نہ سرمایہ داری کے لئے آئے تھے، نہ شمشیر زنی اورفتوحات کے لئے، نہ سلطنت و بادشاہی کے لئے، بلکہ ان کا فرض صرف تبلیغ رسالت تھا اور امت کا فرض اطاعت وفرمانبرداری تھا۔ اس کے سوا کچھ نہ تھا۔ جیسا کہ قرآن میں بہ تصریح موجود ہے''رسولؐ کے ذمہ توصرف کھلی ہوئی تبلیغ ورسالت ہے۔ (سورۂ عنکبوت)

اور امت کے لئے خدائی فرمان ہے''اے رسول امت سے کہہ دواللہ ورسول کی اطاعت کرو، اگر ایسا نہ کیاتو جو ذمہ داری رسولؐ کے اوپر ہے اس کے جواب دہ وہ خود ہیں، اور جوتم پر ہے اس کے جوابدہ تم ہو۔ (سورۂ نور)

معلوم ہوا کہ نبی محض پیغامبر خدا کا ہے۔ رسالت کے تو معنی بھی یہی ہیں، وہ ایک مبلغ ہوتا ہے، اس کو جبر وتشدد، جنگ وجدل کا اختیار بھی نہیں۔ جنگجوئی وغارتگری نہ رسولؐ کا کام ہے، نہ اس کے حقیقی جانشینوں کا۔ رسولؐ کی کون سی جنگ ایسی تھی جو دفاعی نہ ہو، امت بھی آزاد وخود مختار ہے، چاہے تبلیغ رسولؐ قبول کرے چاہے گمراہ رہے کوئی جبر وتشدد نہیں ہے قرآنی احکام کودیکھو۔

۱۔ دین میں کسی قسم کا جبر واکراہ نہیں ہے۔ (سورۂ بقرہ)

۲۔ اے رسولؐ تم کب لوگوں پر جبر کر سکتے ہو، یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں؟ (سورۂ یونس)

۳۔ کہہ دو اے رسولؐ حق بات اللہ کی طرف ہے جو چاہے مانے جو چاہے انکار کرے۔ (سورۂ کہف)

معلوم ہوا کہ دین کے بارے میں جو جبر وظلم کرے وہ بھی گناہگار اورمخالف حکم خدا ہے اور جو جبر یہ ایمان لائے وہ بھی درحقیقت مومن نہیں ہے، خوف ودہشت کی وجہ سے جو زبانی کلمہ پڑھے وہ بھی درحقیقت کافر ومنافق ہے۔

رسولؐ تو صرف معلم ومربی واستاد تھے اوران کی امت متعلم وشاگرد جیسا کہ جا بجا قرآن میں ہے (اے رسول) نہ تو ہم نے تم کو (امت کا) محافظ بنایا ہے نہ تم ان پر وکیل ہو (سورۂ انعام) اے رسول آپ لوگوں کو سمجھا دیجئے اس لئے کہ آپ صرف سمجھا دینے والے ہیں۔ (سورۂ غاشیہ)

جب کہ رسول صرف ایک معلم کی حیثیت رکھتا ہے اور امت متعلم وشاگرد کی شان رکھتی ہے تو ظاہر ہے کہ مذہب کو تلوار وجبر وتشدد سے پھیلانے والے نہ خود مسلمان ہیں نہ اسلام کے حقیقی پیرو ہیں۔ اس لئے کہ جو رسولؐ نے نہیں کیا، جس کا خدا نے رسول کو حکم نہیں دیا، امت کو اس کے خلاف کرنے کا کیا حق ہے۔

اسلام توسکون واطمینان اور عام تسلّی اورامن وامان کا نام ہے۔ اس لئے شیعوں کا اعتقاد ہے کہ جو خفیف شئے بھی امن وتسلی کی مزاحم ہو وہ خلاف دین اسلام ہے، نہ اس کو خدا سے تعلق ہے نہ اسلام سے۔